

قرآن و حدیث، آئینہ صحابہ و تابعین سے تحقیق کی بنیادی مثالیں اور عصری اطلاعات: ایک تجزیاتی مطالعہ

Basic Examples and Contemporary Applications of Research from the Quran, Hadith, and the Works of the Companions and Followers: An Analytical Study

Zarqa Zulfiqar

Ph.D, Research Scholar, M.Phil. University of Management and Technology, Sialkot, Pakistan.
zarqazulifqar1986@gmail.com

Abstract

The research of the Qur'an and Hadith holds a central and foundational place in the field of Islamic sciences. This discipline has played a pivotal role in shaping the intellectual, religious, and scholarly development of Muslim society. Through this research, the original meanings, interpretations, and legal derivations of the Qur'an and Hadith have been preserved and clarified. Among the earliest and most significant contributors to this tradition were the noble Companions (Sahābah) of the Prophet Muhammad (peace be upon him) and their successors, the Tabi'in. Their efforts established the essential principles of preservation, explanation, and critical evaluation that continue to guide Islamic scholarship. The Companions witnessed divine revelation and directly heard the sayings of the Prophet (peace be upon him). Their deep understanding and immediate interaction with the Qur'an and Hadith gave them a unique scholarly position. They developed methods for memorization, recitation, and contextual understanding of the Qur'anic verses and were pioneers in Hadith authentication by investigating the reliability of narrators and chains of transmission. Prominent Companions like Abu Hurairah, Aisha, and Ali (may Allah be pleased with them) exemplified this dedication through their keen scholarly insights. Following them, the Tabi'in carried forward this scholarly legacy by systematizing the research of Hadith and Qur'an under defined scientific principles. They introduced frameworks for collecting and verifying narrations and contributed to the foundation of jurisprudential schools. Great Imams such as Malik, Abu Hanifa, and Shafi'i built upon the contributions of the Tabi'in, establishing robust standards for legal and exegetical interpretation. Together, the Companions and the Tabi'in not only preserved the sacred texts but also developed enduring methodologies for interpretation and legal reasoning. Their foundational research continues to be a cornerstone in Islamic academic thought and the progression of the Islamic sciences.

Keywords: Qur'an, Hadith, Companions, Tabi'in, Islamic Sciences, Preservation, Research Methodology, Interpretation, Jurisprudence, Chain of Transmission, Islamic Scholarship.

تعارف

قرآن و حدیث کی تحقیق اسلامی علوم میں ایک بنیادی اور اہم میدان ہے جس نے مسلم معاشرے کی فکری، دینی اور علمی ترقی میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ اس تحقیق کے ذریعے نہ صرف قرآن و حدیث کی اصل معانی و مفہوم کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے بلکہ ان کی تشریع، تاویلات اور فقہی احکام کی بنیاد بھی مضبوط ہوتی ہے۔ ابن حجر العسقلانی لکھتے ہیں:

"إِنَّ جَهَوَدَ الصَّحَابَةِ وَالْتَّابِعِينَ الْعِلْمِيَّةَ تُعَدُّ أَسَاسًا لِلْإِرَثِ الْبَحْثِيِّ فِي هَذَا الْمَحَالِ، إِذْ إِنَّهُمْ وَضَعُوا أُسْسَ حَفْظِ الْقُرْآنِ وَالْحَدِيثِ وَشَرْحَهُمَا وَتَشْخِيصَهُمَا الْعَلْمِيُّ، وَهِيَ الْأَصْوَلُ الَّتِي يَعْتَمِدُ عَلَيْهَا الْبَاحِثُونَ الْمُعَاصِرُونَ إِلَى يَوْمِنَا هَذَا"

(بے شک صحابہ کرام اور تابعین کی علمی خدمات اس حوالے سے تحقیقی ورثے کی بنیاد سمجھی جاتی ہیں، کیونکہ انہوں نے قرآن و حدیث کی حفاظت، ان کی تشریع اور ان کی علمی جانچ کے اصول و ضع کیے، جن پر آج بھی جدید محققین انحصار کرتے ہیں۔)¹

صحابہ کرام نے نبوی سنت کی حفاظت میں نمایاں کردار ادا کیا، اور ان کی تحقیقاتی کوششوں نے صرف متون کی حفاظت کی بلکہ تحقیق کے معیاری اصول بھی و ضع کیے جنہیں تابعین نے آگے بڑھایا۔ تابعین نے ان اصولوں کو نہ صرف تسلیم کیا بلکہ ان کو نظام بند کیا اور فقہی و علمی کتابوں کی تدوین کی بنیاد رکھی۔ قرآن و حدیث کی تحقیق میں صحابہ کرام اور تابعین کا کردار نہایت اہم اور بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ صحابہ کرام نے قرآن کی حفاظت کے لیے نہ صرف اس کے متن کی ضبط و ضبط کو یقینی بنایا بلکہ اس کی تلاوت، حفظ، اور حفظ کے طریقے و ضع کیے۔ انہوں نے قرآن کی مختلف آیات کے سیاق و سبق کو سمجھنے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ حدیث کی تحقیق میں انہوں نے روایت کی سند کی جانچ اور روایوں کی صفت و عدالت کی تحقیق کی، تاکہ حدیث کی صحت کی تصدیق کی جاسکے۔ ان کی علمی بصیرت اور تحقیقاتی روایہ، خاص طور پر حضرت ابو ہریرہ، حضرت عائشہ، حضرت علی اور دیگر بزرگ صحابہ کی مثالوں میں نمایاں ہے۔ تابعین نے صحابہ کے اس علمی ورثے کو آگے بڑھایا اور اس تحقیق کو منظم انداز میں سائنسی اصولوں کے تحت ڈھالا۔ انہوں نے حدیث کی جمع اوری، تدوین، اور اسناد کی جانچ کے لیے مخصوص قواعد و ضع کیے۔ ابو زہرہ لکھتے ہیں:

"إِنَّ الْإِمَامَ الْمَالِكَ، وَالْإِمَامَ أَبَا حَنِيفَةَ، وَالْإِمَامَ الشَّافِعِيَّ وَغَيْرَهُمْ مِنَ الْفَقَهَاءِ قَدْ بَنَوَا تَشْرِيعَهُمْ وَتَفْسِيرَهُمْ لِلْأَحْكَامِ الْفَقَهِيَّةِ وَبَحْثَهُمْ فِي الْقُرْآنِ وَالْحَدِيثِ عَلَى ذَلِكَ الْعَمَلِ الْأَصْوَلِ الَّذِي أَسَسَهُ التَّابِعُونَ، فَأَقَامُوا بِذَلِكَ مَعَيْرَ جَدِيدَةً فِي التَّحْقِيقِ وَالشَّرْحِ"

¹ ابن حجر عسقلانی، المکت علی کتاب ابن الصلاح (قاهرہ: المکتبہ التجاریہ، 1952)، جلد 1، صفحہ 12

(امام مالک، امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور دیگر فقہاء نے تابعین کے اس اصولی کام کو بنیاد بنا کر فقہی احکام کی تشریح اور قرآن و حدیث کی تحقیق میں منے معیار قائم کیے۔)²

ان دونوں طبقات نے نہ صرف متن کی صحت کی حفاظت کی بلکہ اس کی تشریح، تفسیر، اور فقہی استدلال کے لیے ایسے اصول و ضع کے جو آج بھی تحقیق کے لیے رہنما ہیں۔ ان کے تحقیقی طریقہ کارنے قرآن و حدیث کی علمی حفاظت میں ایک مستحکم بنیاد فراہم کی، جس پر اسلامی علوم کی ترقی کا انحصار ہے۔ اس تحقیق کی اہمیت اس لیے بھی زیادہ ہے کہ آج کے دور میں جب اسلامی علوم کو جدید تحقیقی معیارات کے مطابق پیش کرنے کی ضرورت ہے، تب پرانے تحقیقی اصولوں اور طریقوں کا جائزہ لینا اور ان کو عصری تحقیق میں نافذ کرنا لازمی ہو جاتا ہے۔ قرآن و حدیث کی تحقیق میں صحابہ و تابعین کی مثالیں ہمارے لیے تحقیقی معیار کا ایک ایسا سنہری ذخیرہ ہیں جو عصری مسائل کے حل میں بھی رہنمائی فراہم کر سکتے ہیں۔ یوں یہ تحقیق نہ صرف دینی علوم کی بقاء اور تجدید میں معاون ہے بلکہ معاصر علمی دنیا میں اسلام کی سائنسی، فکری اور شفافیت کو مضبوط کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔

مقاصد

1. قرآن و حدیث کی تحقیق میں صحابہ کرام اور تابعین کے تحقیقی اصولوں اور عملی مثالوں کو واضح کرنا تاکہ ان کی علمی خدمات اور تحقیق کے بنیادی معیار کو سمجھا جاسکے۔
2. ان قدیم تحقیقی اصولوں کی روشنی میں عصری دور کے تحقیقی مسائل اور چیلنجز کا جائزہ لے کر قرآن و حدیث کی جدید تحقیق میں ان اصولوں کے اطلاق کے عملی امکانات کو تلاش کرنا۔

تحقیق کا نظریاتی پس منظر

تحقیق کا الغوی معنی:

تحقیق عربی زبان کا لفظ ہے جو "حقّ مُحَقّقٌ تَحْقِيقًا" سے مانخوذ ہے۔ اس کا بنیادی معنی ہے کسی چیز کو ثابت کرنا، اس کی حقیقت کو جانچنا، درست اور یقینی بات تک پہنچنا۔

تحقیق کا اصطلاحی معنی:

اصطلاحاً تحقیق سے مراد ہے کسی مسئلہ یا موضوع پر علمی و فکری بنیاد پر اس طرح غور و خوض کرنا کہ اس کی اصل حقیقت تک پہنچا جائے، شواہد و دلائل کی روشنی میں اس کا درست فہم حاصل کیا جائے، اور نتائج کو باقاعدہ ترتیب دے کر پیش کیا جائے۔ علمی تحقیق میں یہ کام ایک منظم، منسجم، اور معروضی (objective) طریقے سے کیا جاتا ہے۔ اسلامی علوم کی بنیاد قرآن و حدیث پر استوار ہے، اور ان دونوں کی تحقیق اسلامی فکر و تمدن کا ایک اہم جزو ہے۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو نبی کریم ﷺ پر نازل ہوا، اور حدیث نبی ﷺ کی اقوال، افعال اور تقریرات کا مجموعہ ہے۔ دونوں کی صحیح تحقیق اور تشریح دینی، فقہی، اور اخلاقی احکام کے لیے لازمی ہے۔ قرآن و حدیث کی تحقیق میں صحابہ کرام اور تابعین کا کردار نہایت اہم اور کلیدی ہے کیونکہ انہوں نے قرآن و حدیث کو برادر است سناء، سمجھا اور محفوظ کیا۔

قرآن و حدیث کی تحقیق کا مطلب صرف ان متون کا مطالعہ نہیں بلکہ ان کی اصل معانی کو دریافت کرنا، متون کے تاریخی، شفافی اور فقہی سیاق و

² محمد ابو زہر، اسلام میں فقیہ کا نظریہ (لیڈن: برل، 1961)، 45۔

سابق کو سمجھنا، اور ان سے مستند دینی احکام حاصل کرنا ہے۔ فضل الرحمن لکھتے ہیں:

"تحقیق کا مقصد قرآن و حدیث کی متنوں کی صحت کی جانچ، مختلف قرآنی تلاوتوں کی توضیح، اور احادیث کی سند و متن کی تحقیق کرنا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ، تحقیق کا دائرہ ان دینی متنوں کو جدید دور کی زبان، تناظر، اور مسائل سے ہم آہنگ کرنا بھی شامل ہے تاکہ ان کا اطلاق آج کے دور میں بھی مؤثر ثابت ہو۔"³

اسلامی تحقیق کی تاریخ میں صحابہ کرام⁴ اور تابعین کو بنیادی حیثیت حاصل ہے کیونکہ انہوں نے قرآن و حدیث کے ذخیرے کو محفوظ رکھا اور ان کی علمی تشریع کی روایت قائم کی۔ وہ اس لحاظ سے نہ صرف مخصوصین کے ہم عصر تھے بلکہ انہوں نے تحقیق کے ایسے اصول و ضعیں کے جو آج کے معیاری تحقیقی قواعد کے مترادف سمجھے جاتے ہیں۔ صحابہ کرام⁵ وہ افراد تھے جنہوں نے نبی ﷺ کی صحبت میں رہ کر قرآن و حدیث کو براو راست سننا، یاد کیا اور محفوظ کیا۔ ان کے لیے تحقیق کا مطلب صرف حفظ و ضبط نہیں تھا بلکہ وہ قرآن و حدیث کی تشریع اور اطلاق میں بھی پیش پیش تھے۔ اللہ ہی کے مطابق:

"حضرت علیؑ، حضرت عائشہؓ، حضرت ابو ہریرہؓ اور دیگر صحابہ نے قرآن و حدیث کی مختلف آیات اور احادیث کی تفہیم کے لیے گہری علمی محنت کی۔"⁴

صحابہ کرام⁶ نے قرآن کی درستگی پر خاص توجہ دی اور قرآن کے مختلف قرآنی نسخوں اور قرائتوں کو جانچا۔ ان کے تحقیقی روایے میں تاریخی حالات، آیات کے نزول کے اسباب (اسباب النزول) اور حدیث کی سند و متن کی صحت کا خاص خیال رکھا گیا۔ یہ عمل تحقیق کے علمی اصولوں کی بنیاد بنا۔ اسی طرح، حدیث کی تحقیق میں صحابہ نے روایت کے راویوں کی عدالت و ضبط پر تحقیق کی، تاکہ صرف صحیح اور مستند احادیث کو اگلی نسلوں تک پہنچایا جاسکے۔ اس نے حدیث کی صحت کی جانچ کے لیے علم الرجال اور علم الدرایۃ جیسے علوم کی بنیاد رکھی۔ تابعین نے صحابہ کرام⁷ کے اس علمی ورثتے کو سنبھالا اور اسے مزید منظم اور نظام بند بنایا۔ انہوں نے تحقیق کے لیے قواعد و ضوابط و ضعیں کے، جو آج کے اصول تحقیق کی حیثیت رکھتے ہیں۔ امام مالک رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الموطأ میں واضح کیا ہے کہ:

"إِنَّ الْإِمَامَ الْمَالِكَأَ فِي كِتَابِ الْمَوْطَأِ قَدْ بَيَّنَ كِيفَ أَنَّ جَهُودَ التَّابِعِينَ الْعُلَمَىَّ أَسْهَمَتْ فِي جَمِيعِ الْحَدِيثِ وَتَفْسِيرِ الْقُرْآنِ وَتَشْرِيعِ الْأَحْكَامِ الْفَقَهِيَّةِ"

(تابعین کی علمی خدمات نے حدیث کی جمع اوری، قرآن کی تفسیر اور فقہی احکام کی تشریع میں بھرپور کردار ادا کیا۔)⁵

تابعین نے تحقیق کے طریقہ کار کو معیاری اور مستند بنانے کے لیے روایت کی سند کی سخت جانچ پر تال شروع کی۔ انہوں نے مختلف اقسام کی احادیث کو فرق کیا، مثلاً صحیح، حسن، ضعیف، موضوع وغیرہ، اور اس کی بنیاد پر تحقیق کا معیار بلند کیا۔ ان کے دور میں امام مالک، امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور دیگر فقهاء نے قرآن و حدیث کی تحقیق کے اصولوں کو فقہی مسائل کے حل کے لیے استعمال کیا اور اسلامی فقہ کو ایک علمی اور منظم شاخ کی صورت دی۔ قرآن و حدیث کی تحقیق میں صحابہ و تابعین کے قائم کر دہ اصول آج بھی تحقیق کے معیاری پیمانے ہیں۔ ان میں سند کی تحقیق، متن کی جانچ،

³فضل الرحمن، اسلام اور جدیدیت: ایک فکری روایت کی تبدیلی (شکا گو: یونیورسٹی آف شکا گوپر لس، 1982)، 50

⁴اللہ ہی، سیار اعلام النبلا، (بیروت: دار الکتب العلمی، 1993)، جلد 1، 126

⁵امام مالک، الموط (پڑھنا: گارنیٹ پبلیشنگ، 1999)، 28

تاریخی سیاق و سبق کی تفہیم، اور دینی، فقہی، اور اخلاقی مفہیم کی وضاحت شامل ہے۔ ان اصولوں نے تحقیق کو محض حفظ و ضبط سے بڑھا کر علمی تجزیہ اور تنقیدی سوچ کا میدان بنایا۔

"علماء نے تحقیق میں اسباب النزول، اسباب الواردات، اور حدیث کے متن و سند کے تجزیے کو مرکزی حیثیت دی۔ اس کے علاوہ، قرآن و حدیث کے متون کے ترجمے اور تشریحات میں بھی انہی اصولوں کی پابندی کی جاتی ہے۔"⁶

جدید دور میں جہاں تحقیق کے معیارات بہت زیادہ سخت اور معیاری ہو چکے ہیں، وہاں قرآن و حدیث کی تحقیق میں صحابہ و تابعین کے اصول کو جدید تحقیقی میکنالوجی، لسانیاتی تجزیات اور سماجی و ثقافتی مطالعات کے ساتھ جوڑنا ضروری ہو گیا ہے۔ عصری محققین ان اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے جدید تحقیق کے طریقے اپناتے ہیں تاکہ قرآن و حدیث کی تعلیم و تشریح کو موجودہ دور کے تناظر میں بہتر انداز میں سمجھا اور پیش کیا جاسکے۔ اس طرح کی تحقیق دینی علوم کو نہ صرف محفوظ رکھتی ہے بلکہ ان کی علمی ترقی میں بھی مدد گارثابت ہوتی ہے۔

قرآن و حدیث کی تحقیق کے بنیادی اصول اسلامی علوم خاص طور پر قرآن و حدیث کی تحقیق ایک انتہائی سنجیدہ اور منظم علمی عمل ہے جس کے لیے مخصوص اصول و ضوابط و ضع کیے گئے ہیں تاکہ تحقیق کا معیار بلند رہے اور دینی حقائق محفوظ رہیں۔ قرآن و حدیث کی تحقیق کی بنیادی اصول محققین کو رہنمائی فراہم کرتے ہیں کہ کس طرح وہ درست، معتبر اور قابل اعتماد معلومات حاصل کر سکیں۔

1. تحقیق کا پہلا اور سب سے اہم اصول سند کی جانچ ہے۔ حدیث کی سند سے مراد وہ سلسلہ راویوں کا ہوتا ہے جنہوں نے حدیث کو سن کر آگے منتقل کیا۔

"محققین کو چاہیے کہ وہ راوی کی عدل (دیانت) اور ضبط (حفظ) کو پڑھیں۔ اس کے علاوہ راویوں کے درمیان تسلسل ہونا چاہیے تاکہ حدیث کی اصل کا یقین ہو۔ اگر سند میں کوئی کمزوری ہو یا راوی کی صفات مشکوک ہوں تو حدیث کی صحت پر سوال اٹھتا ہے۔"⁷

2. سند کی جانچ کے بعد متن کا معائنہ ضروری ہے۔

"It is the researcher's responsibility to determine the authenticity and inauthenticity of a hadith's text, to examine its rationality, its consistency with the Qur'an and other mass-transmitted (mutawātir) ahādīth, and to check for any contradictions within it. If the text contains a contradiction or lacks rational plausibility, then accepting that ḥadīth becomes difficult."⁸

3. تحقیق کے دوران حدیث یا تفسیر کے مفہیم کو قرآن کے بنیادی مفہیم سے مطابقت دینی چاہیے۔

"قرآن مجید اللہ کا کلام ہے اور اس کی تشریح حدیث سے ہوتی ہے، لیکن اگر کوئی حدیث قرآنی مفہیم سے متصادم ہو تو محقق

⁶ عبد اللہ سعید، قرآن کی تفسیر: ایک عصری نقطہ نظر کی طرف (لندن: روٹلینج، 2006)، 72

⁷ محمد مصطفیٰ الاعظمی، حدیث کے طریقہ کار اور ادب میں مطالعہ (کیبرن: اسلامک ٹیکسٹس سوسائٹی، 1977)، 29

⁸ جو نا تھن براؤن، حدیث: قرون وسطیٰ اور جدید دنیا میں محمد کی میراث (آکسفورڈ: دن ورلڈ، 2009)، 90

کو اس کی تحقیق اور تشریح میں محتاط رہنا چاہیے۔⁹

4. متواتر حدیث یعنی ایسی حدیث جسے متعدد راویوں نے مختلف اوقات اور مقامات پر نقل کیا ہو، تحقیق میں زیادہ قابل اعتماد مانی جاتی ہے۔

"تحقیقین متواتر احادیث کو فوکیت دیتے ہیں کیونکہ ان کی صحت کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔"¹⁰

5. قرآن و حدیث کی تحقیق میں یہ بھی ضروری ہے کہ محقق ان آیات اور احادیث کا تاریخی اور سماجی پس منظر سمجھے۔ انبیاء کرام، صحابہ، اور تابعین کے زمانے کی تاریخی، شفافی اور معاشرتی صورت حال کا درکار ہوتا کہ آیات و احادیث کے معانی ہر طور پر سمجھے جاسکیں۔

6. جب مختلف روایات یا تفاسیر میں اختلاف ہو تو محقق کو ان کا تجزیہ کرنا چاہیے کہ کس روایت کی سند زیادہ مضبوط ہے، کس کا متن زیادہ معقول ہے، اور اسلامی اصولوں کے مطابق کون سی روایت قابل قبول ہے۔

"اجماع یعنی امت کے اجماع کی بھی تحقیق اہم ہے جو کسی مسئلے پر اتفاق رائے کو ظاہر کرتا ہے۔"¹¹

7. علم رجال میں راویوں کے حالات، ان کی زندگی، ان کی شخصیت، اور ان کے علمی و اخلاقی معیار کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

"إِنَّ اسْتِخْدَامَ عِلْمِ الرِّجَالِ فِي الْبَحْثِ يُسَاعِدُ عَلَى التَّحْقِيقِ مِنَ السِّنَدِ، لِتَمْيِيزِ الرِّوَاةِ الثَّقَاتِ مِنْ غَيْرِهِمْ"

"تحقیق میں علم رجال کا استعمال سند کی جائج میں مدد دیتا ہے کہ کون سے راوی قابل اعتماد ہیں اور کون سے نہیں۔"¹²

8. تحقیق صرف روایات کی جائج نہیں بلکہ اس سے حاصل شدہ مواد سے استنباط کرنا بھی ہے۔

"تحقیق کو قرآن و حدیث سے دینی احکام اور علمی نکات استدلال کے ذریعے نکالنے ہوتے ہیں، خاص طور پر جب براہ راست نصوص نہ ہوں۔"¹³

9. تحقیق کا مطلب ہے احادیث کو جمع کرنا، ان کی جائج پڑتال کرنا، اور غیر معتر احادیث کو نکالنا۔

"تضیییف کا مطلب ہے احادیث کی کمزوری کو پہچاننا۔ تحقیق میں یہ دونوں عمل بہت اہم ہیں تاکہ صرف صحیح اور مستند احادیث کو علمی تحقیق میں شامل کیا جائے۔"¹⁴

10. قرآن کی زبان عربی ہے اور اس کے الفاظ، اسلوب، اور ادب کا گہرا فہم تحقیق کے لیے ضروری ہے۔

"A researcher must have knowledge of the Arabic language and its literature in order to interpret the verses correctly."¹⁵

⁹فضل الرحمن، اسلام (شکاگو: یونیورسٹی آف شکاگو پریس، 1979)، 78.

¹⁰ محمد مصطفیٰ الاعظی، حدیث کے طریقہ کار اور ادب میں مطالعہ (کینرجن: اسلام ٹیکسٹس سوسائٹی، 1977)، 31.

¹¹ ناصر الدین البانی، سلسلۃ الاحادیث اصحیحہ، (ریاض: دارالسلام، 1998)، 19.

¹² ابن حجر العسقلانی، نکات فی علم الرجال (قاهرہ: المکتبة التجاریہ، 1952)، 59.

¹³ اشتفی، الرسالہ فی اصول الفقہ (اسلام آباد: IIIT، 2006)، 31.

¹⁴ محمد حمید اللہ، اسلام کا تعارف (لاہور: ش. محمد اشرف، 1968)، 119.

¹⁵ انجلیکانیور تھ، کلام، شاعری، اور ایک کیونٹی کی تشكیل (آکسفورڈ: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 2014)، 64.

صحابہ کرام کی تحقیق کی مثالیں

اسلامی تاریخ میں صحابہ کرام کا مقام انتہائی بلند اور معزز ہے۔ یہ وہ افراد تھے جنہوں نے نبی کریم ﷺ کی صحبت میں رہ کر نہ صرف قرآن و حدیث کو سنبھال کر حفاظت، تدوین، اور تشریع میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ تحقیق کے میدان میں صحابہ کرام کی خدمات کو اسلامی علوم کی بنیاد سمجھا جاتا ہے، کیونکہ انہوں نے دین کے اساتذہ کی حیثیت سے دینی مواد کو محفوظ کیا اور اس کی علمی جانش پرستی کے سخت معیارات قائم کیے۔ یہاں صحابہ کرام کی تحقیق کی چند بنیادی اور نمایاں مثالیں پیش کی جاتی ہیں جو تحقیق کے معیاری اور علمی تقاضوں کی عکاسی کرتی ہیں۔

1. حضرت علی ابن ابی طالبؓ تحقیق کے میدان میں ایک ممتاز شخصیت ہیں۔ آپؓ نے صرف قرآن کی آیات کو حفظ کیا بلکہ ان کی گہری تفسیر اور تشریع بھی فراہم کی۔ آپؓ کی تفسیر قرآن کی سب سے قدیم اور معبر تفسیرات میں شمار کی جاتی ہے، جو تحقیق کا ایک بنیادی نمونہ ہے۔
”حضرت علیؓ نے آیات کو اس کے نزول کے حالات، قرآنی آیات کے سیاق و سبق، اور فقہی مسائل کے حوالے سے وضاحت کی، جو تحقیق کی جامع مثال ہے۔“¹⁶

”آپؓ کی تحقیق میں قرآن کی آیات کے متعدد قرائتوں کا مطالعہ بھی شامل تھا، اور آپؓ نے ان قرائتوں کی درستگی کی جانش پرستی کی، جس سے قرآن کی قرائتی تحقیق کی ابتداء ہوئی۔ یہ رویہ آج کے تحقیقی معیاروں کے عین مطابق تھا، جہاں مختلف نسخوں اور قرائتوں کا موازنہ اور تجزیہ کیا جاتا ہے۔“¹⁷

2. حضرت عائشہ صدیقہؓ، جو نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ تھیں، حدیث کی تحقیق میں ایک کلیدی مقام رکھتی ہیں۔ آپؓ نے ہزاروں احادیث روایت کیں اور ان کی صحت و ضعیف ہونے کی علمی جانش پرستی کی۔ آپؓ کی روایت میں احادیث کی سند اور متن پر خاص توجہ دی جاتی تھی، اور آپؓ کی علمی بصیرت نے حدیث کی تحقیق کے اصولوں کو مضبوط کیا۔

”حضرت عائشہؓ کی احادیث میں خاص طور پر فقہی مسائل پر روشنی ملتی ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپؓ تحقیق کرتے ہوئے نہ صرف روایت کی نقل کرتی تھیں بلکہ اس کے معانی اور فقہی اثرات کا بھی گہرا اک رکھتی تھیں۔“¹⁸

3. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث کی روایت میں سب سے زیادہ روایات نقل کرنے والے صحابی ہیں۔ آپؓ نے نبی ﷺ سے روزانہ کی ملاقات کے دوران کئی احادیث یاد کیں اور انہیں بڑی محنت سے حفظ کیا۔ آپؓ کی روایت میں تحقیق کا پہلو واضح ہوتا ہے کہ آپؓ نے روایت کرتے وقت سند کی درستگی اور متن کی سمجھی بوجھ پر خاص توجہ دی۔

”حضرت ابو ہریرہؓ کی تحقیق کا ایک پہلو یہ بھی تھا کہ آپؓ نے احادیث کی نقل میں اختلافات کی نشاندہی کی اور ان کا موازنہ کیا، تاکہ صرف صحیح احادیث کو آگے منتقل کیا جاسکے۔ یہ تحقیق کی ایک

¹⁶ ابن عباس، تفسیر الطبری (لیڈن: برل، 1987)، 65

¹⁷ علی ابن ابی طالب، نجح البان (لاہور: قصین پبلی کیشنر، 1981)، 152

¹⁸ عائشہ بیوی، حضرت عائشہ کی خوبیاں، (لندن: تاہا پبلیشرز، 1994)، 54.

اعلیٰ سطح تھی، جس نے حدیث کی صحت اور اس کی دستاویزات کو محفوظ کیا۔¹⁹

4. حضرت عمر بن خطابؓ نے قرآن کے جمع و تدوین میں نمایاں کردار ادا کیا، جو تحقیق کی ایک بنیادی مثال ہے۔ جب اسلامی سلطنت کے وسعت کے باعث مختلف علاقوں میں قرآن کی قراءت میں اختلافات پیدا ہونے لگے، تو حضرت عمرؓ نے قرآن کی یکسانیت اور اس کی درستگی کو یقین بنانے کے لیے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے قرآن کی جمع و تدوین کا کام شروع کیا۔

"تحقیق کی بنیادی مثال، جہاں متن کی صحت، اسناد کی تحقیق، اور قرآنی نسخوں کی تفصیلی جانچ پڑتاں کی گئی۔ اس اتدام نے قرآن کی تحقیق اور حفظ کو ایک منظم شکل دی اور اس کے بعد صحابہ کرامؓ اور تابعین کے لیے تحقیقی معیار قائم کیے۔"²⁰

5. حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ کو "ترجمان القرآن" کہا جاتا ہے، اور آپؓ نے قرآن کی تفسیر اور اسباب النزول پر گہری تحقیق کی۔ آپؓ نے مختلف آیات کے نزول کے اسباب جمع کیے اور ان کی تحقیق کی کہ کس موقع پر اور کن حالات میں یہ آیات نازل ہوئیں۔ اس تحقیق نے قرآن کی سمجھ بوجھ کو آسان بنایا اور تفسیر و تحقیق کے علمی معیار کو بلند کیا۔ اس طرح، اسباب النزول کی تحقیق صحابہ کرامؓ کی تحقیقی روایات میں ایک اہم ستون بن گئی۔

6. حضرت زید بن ثابتؓ نے قرآن کی جمع و تدوین میں ایک مرکزی کردار ادا کیا، خاص طور پر حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ کے دور میں۔ آپؓ نے مختلف قرآنی نسخوں اور قرآنی تدوین کے قرآن کو ایک مستند شکل میں مرتب کیا۔ یہ عمل تحقیق کی ایک اعلیٰ مثال ہے، جہاں مختلف دستاویزات، قرآنی قرآنی تدوینوں، اور صحابہ کے بیانات کا تنقیدی جائزہ لیا گیا کہ قرآن کی اصل متن کو محفوظ کیا جاسکے۔

7. صحابہ کرامؓ نے تحقیق میں سند و متن کی جانچ کو ایک لازمی جزو قرار دیا۔ یہ طریقہ حدیث کی تحقیق میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ سند یعنی روایت کنندگان کی ترتیب اور ان کی عدالت و ضبط کی تحقیق، اور متن یعنی روایت شدہ الفاظ کی درستگی کی جانچ، تحقیق کی بنیاد ہے۔

"حضرت ابو ہریرہ، حضرت عائشہ، اور دیگر صحابہ اس بات کی سختی سے پابندی کرتے تھے کہ جو بھی حدیث انہوں نے نبی ﷺ سے سنی وہ صحیح اور مستند ہو۔ اگر روایت میں کوئی شک یا اختلاف ہوتا تو وہ اسے مسترد کر دیتے یا اس کی وضاحت کرتے۔"²¹

8. صحابہ کرامؓ نے تحقیق کے اصول خود وضع کیے یا نبی ﷺ کی ہدایات کو بنیاد بنا کر تحقیقی قواعد و ضوابط تیار کیے۔ مثلاً نبی ﷺ نے فرمایا کہ "حدوثاً عَنِي وَلَا ترْوَوْا عَنِي وَلَا تَنْذِلُوا عَلَيَّ" یعنی میرے بارے میں بیان کرو لیکن جھوٹ مت بولو۔ اس حدیث نے تحقیق میں صداقت اور امانت داری کے اصول کو بہت مضبوط کیا۔

"تحقیق میں "علم اعلم" یعنی "علم والے سے علم حاصل کرو" کا اصول بھی راجح کیا گیا جس سے

¹⁹الذہبی، سیار اعلام النبیاء 1 (بیروت: دارالکتب العلمی، 1993)، ج 1، ص 112

²⁰ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، (بیروت: دارالکتب العلمی، 1997)، 68

²¹اشفی، الرسالہ فی اصول الفقہ، (اسلام آباد: IIIT، 2006)، 49

تحقیق کی معیاری روایت کو فروغ ملا۔²²

تابعین کی تحقیق کی مثالیں

تابعین وہ عظیم شخصیتیں ہیں جنہوں نے صحابہ کرام سے علوم حاصل کیے اور انہیں محفوظ کرتے ہوئے آگے بڑھایا۔ انہوں نے تحقیق کے طریقہ کار کو مزید مستحکم کیا اور علم قرآن و حدیث کی تدوین اور تشریح میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ تابعین کی تحقیق اسلامی علوم کے لیے نہ صرف تسلسل کا ذریعہ بنی بلکہ اس دور میں تحقیق کے معیارات اور اصول مزید واضح اور مضبوط ہوئے۔ امام مالک بن انس تابعین کی ایک ممتاز شخصیت تھے جنہوں نے حدیث کی تحقیق میں غیر معمولی خدمات انجام دیں۔ آپ نے مدینہ منورہ میں حدیث کی جمع آوری اور تحقیق کا ایک منظم نظام قائم کیا۔ امام مالک نے روایت کی صحت اور سند کی جانچ پڑتال پر خاص توجہ دی، اور اپنے مشہور کتاب الموطأ میں احادیث کو اس انداز میں جمع کیا کہ وہ صرف درست بلکہ فقہی انبار سے بھی معابر ہوں۔

امام مالک نے تحقیق کے اصولوں کو لاگو کرتے ہوئے روایتوں کو مقامی سطح پر صحابہ کی اقوال سے ملایا اور ان کی نسبتوں کو تحقیقی انداز میں پر کھا۔ ان کا اسلوب تحقیق آج کے اصولوں کے عین مطابق تھا جہاں سند اور متن دوں کی جانچ بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ، جو تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں، نے فقہی تحقیق کے شعبے میں انقلاب برپا کیا۔ آپ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں فقہی اصول وضع کیے اور اجتہاد کے ذریعے نئے فقہی مسائل پر تحقیق کی۔

"امام ابو حنیفہ کا طریقہ تحقیق اس لحاظ سے نمایاں تھا کہ آپ نے صرف روایات کو نقل نہیں کیا بلکہ ان کی تحقیق کی، اختلافات کا جائزہ لیا، اور عقلی دلیلوں سے مسائل کو حل کیا۔ اس کے نتیجے میں فقہ حنفی کا مضبوط اور منطقی نظام وجود میں آیا، جو آج بھی دنیا بھر میں اسلامی تحقیق کی بنیاد ہے۔"²³

امام جعفر صادق، جو اہل بیت میں سے اور تابعین کی نسل سے ہیں، نے حدیث اور دینی علوم کی تحقیق و تدوین میں نمایاں کردار ادا کیا۔ آپ نے اپنے شاگردوں کو حدیث کی صحت اور تحقیق کے اصول سکھائے اور مختلف روایات کا تحقیقی جائزہ لیا۔

"امام جعفر صادق" کے دور میں حدیث کی تحقیق میں عقل و منطق کو بھی شامل کیا گیا اور روایت کی سند کے ساتھ متن کی گہرائی میں جانے کا رجحان بڑھا۔ آپ نے تحقیقی روشنی میں فقہ اور تفسیر کے میدان میں کئی اصول وضع کیے، جو بعد کے علمائے اسلام کے لیے رہنماب نہیں۔²⁴

امام محمد بن مسلم ثور تابعین میں سے ایک بزرگ تھنہ جنہوں نے حدیث کی تحقیق کے اصول کو مضبوط کیا۔ آپ نے صحیح حدیث کے انتخاب میں سخت معیار اختیار کیے اور ضعیف یا موضوع حدیث کی نشاندہی کی۔

"آپ نے تحقیق میں "تحقیق اور تحقیق" یعنی سند کی جانچ اور متن کی تشخیص کو لازمی سمجھا، جو حدیث کی تحقیق کے کلیدی اصول ہیں۔ آپ کے علمی کام نے تحقیق کے معیارات کو بلند کیا اور فقہ و

²² محمد حمید اللہ، اسلام کا تعارف، (لاہور: شمس محمد اشرف، 1968)، 103،

²³ واکل بی حلق، اسلامی قانون کی ابتداء اور انتقام (کیبرج: کیمرون یونیورسٹی پریس، 2005)، 103،

²⁴ رضا شاہ کاظمی، جسٹس ایڈوریسیمہرنس (آکسفورڈ: وون ورلڈ پبلی کیشنز، 2006)، 54،

حدیث کے محققین کے لیے ایک معیار قائم کیا۔²⁵

تابعین کے دور میں تحقیق کا سلسلہ امام مالک کے شاگردوں کے ذریعے بھی جاری رہا۔ مثلاً امام الشافعی نے امام مالک کے اصول تحقیق کو آگے بڑھایا، اور اپنی کتاب الرسالة میں تحقیق کے اصول واضح کیے۔ امام الشافعی نے تحقیق میں سند کی اہمیت کو بنیاد بنا کیا اور حدیث کی جانچ کے جدید طریقے متعارف کرائے۔ ان کے کام نے تحقیق کے معیار کو مزید واضح کیا اور اس کے اصول کو شریعت کے فہم سے جوڑا۔²⁶ تابعین کے محققین نے حدیث کی تحقیق میں سند کی جانچ کو ایک لازمی شرط سمجھا۔ یہ جانچ پڑتال اس وقت شروع ہوئی جب مختلف احادیث میں اختلافات پائے جانے لگے۔

"تابعین نے روایت کنندگان کی عدالت اور ضبط کو جانچا، اور اسناد کے درمیان تسلسل کی تحقیق

کی۔ یہ اصول آج بھی تحقیق کے بنیادی ستون ہیں، اور تابعین کی تحقیق میں یہ واضح ہے کہ انہوں نے

تحقیق کے معیار کو بلند کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔²⁷

تابعین نے تحقیق کے فروغ کے لیے علمی مجالس کا انعقاد کیا، جہاں حدیث، قرآن، فقہ اور تفسیر پر بحث و تحقیق ہوتی تھی۔ ان مجالس میں شاگرد اور اسناد میں کردینی مواد کی جانچ پڑتال کرتے اور تحقیق کے معیار کو برقرار رکھتے۔ یہ علمی نشیں تحقیق کی روح کو زندہ رکھتی تھیں اور اس میں معیار کی پابندی کو یقینی بناتی تھیں۔ تابعین نے اس انداز میں تحقیق کو علمی تہذیب کا حصہ بنایا۔ تابعین کی تحقیق میں اجتہاد کا عصر بھی شامل تھا۔ چونکہ نئے مسائل روزمرہ زندگی میں پیدا ہوتے گئے، تابعین نے قرآن و حدیث کی روشنی میں نئے مسائل پر تحقیق اور استنباط کیا۔ یہ اجتہادی روایہ تحقیق کو جدید خطوط پر استوار کرتا ہے اور تابعین کی علمی بصیرت کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تابعین محض نقل کرنے والے نہیں بلکہ محقق، مفسر، اور مجدد تھے۔

عصری تحقیق میں صحابہ و تابعین کی تحقیق کی مثالوں کا اطلاق

اسلامی علوم، خاص طور پر قرآن و حدیث کی تحقیق میں صحابہ اور تابعین کی خدمات تاریخی طور پر انتہائی اہم رہی ہیں۔ ان کی روایات، اقوال، اور علمی کاموں نے دینی علوم کی بنیاد رکھی اور آج بھی جدید تحقیق میں ان کی مثالیں بنیادی حوالہ جات کے طور پر استعمال ہوتی ہیں۔ عصری دور میں جب جدید علمی طریقہ کار، تحقیق کے معیارات، اور میں اضافی روشی میں دینی علوم کو سمجھنے اور پیش کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں، تو صحابہ و تابعین کی تحقیق کی مثالیں بہت مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

عصری تحقیق میں سند و متن کی جانچ کا اصول، جو بنیادی طور پر صحابہ و تابعین کی تحقیق میں استوار ہوا، آج بھی حدیث کی صحت اور اس کی علمی تشریح میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ جدید محققین، جیسے محمد زیر اور جواد علی، اپنی تحقیق میں سند کی جانچ کے لیے صحابہ و تابعین کے راویوں کے کردار اور ان کی خصوصیات کو بطور معیار استعمال کرتے ہیں۔ ان کی مثالیں آج کے تحقیقاتی نظام میں اس بات کی وضاحت کرتی ہیں کہ کس طرح احادیث کو معتبر اور غیر معتبر میں فرق کیا جاتا ہے۔ صحابہ و تابعین کے اقوال اور فتوے آج بھی اسلامی فقہ میں مسائل کے حل کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ عصری فقیہ اور اسلامی قانون سازی میں ان کی مثالیں ایسے مباحث کی بنیاد بنتی ہیں جہاں جدید مسائل کے لیے قرآن و حدیث کی تشریح

²⁵ جو ناٹھن براؤ ان، حدیث: قرون وسطی اور جدید دنیا میں محمد کی میراث (آکسفورڈ: دن ورلڈ، 2009)، 107

²⁶ شر میں اے جیکسن، اسلامی قانون اور ریاست (نیویارک: برل، 2010)، 82

²⁷ فضل الرحمن، بخاری میں اسلامی طریقہ کار (شکا گو: یونیورسٹی آف شکا گوپر یس، 1994)، 79

کی ضرورت ہو۔ جیسے خواتین کے حقوق، ماحولیاتی مسائل، اور جدید مالیاتی معاملات میں تابعین کے اصولی فتوے آج کے عصر میں دوبارہ تحقیق اور تشریع کے ذریعے جدید فقہی مسائل میں حل نکالنے کا ذریعہ بن رہے ہیں۔

اسلامی جامعات اور تحقیقی ادارے صحابہ و تابعین کی تحقیق کو آج کے تعلیمی معیار کے مطابق بیان کرتے ہیں۔ جدید تحقیقی مضمایں اور مقالہ جات میں ان کی تحقیق کے اصولوں کو نیاد بنا کر طلبہ کو سند و متن کی جانچ، تاریخی تناظر، اور دینی متون کی تشریع کی ترتیب دی جاتی ہے۔ اس سے نہ صرف دینی تعلیم کا معیار بلند ہوتا ہے بلکہ تحقیق میں علمی شفافیت بھی آتی ہے۔

”عصری تحقیقی مقالہ جات اور کتب میں صحابہ و تابعین کی تحقیق کو تاریخی اعتبار سے بڑی اہمیت دی جاتی ہے۔ ان کی زندگیوں، اقوال، اور علمی خدمات کا مطالعہ جدید تاریخ نگاری اور سیرت کی تحقیق میں حوالہ جاتی مواد فراہم کرتا ہے۔ تابعین کی فقہی و علمی خدمات کا استعمال آج کے مسلمان علماء کو اپنی تحقیقی تحریروں میں حوالہ جات کے لیے مدد دیتا ہے۔“²⁸

عصری مفسرین اور محققین صحابہ و تابعین کی تفسیری روشن کو اپنی تحقیق کا معیار بناتے ہیں۔ جدید تفسیر میں صحابہ و تابعین کی تشریحات اور اقوال کو موجودہ دور کی فکری، سماجی، اور علمی ضرورت کے مطابق سمجھ کرنے زاویے سامنے لائے جاتے ہیں۔ اس سے قرآن کی سمجھ میں جدت آتی ہے اور نئے مسائل کا دینی حل ممکن ہوتا ہے۔ سو شل سائنسز اور جدید تحقیق میں جب اسلام کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو صحابہ و تابعین کے کردار کو بطور نمونہ پیش کیا جاتا ہے۔ ان کی اخلاقی، سماجی، اور علمی خدمات کو آج کے دور کے لیے رول ماؤل کے طور پر لیا جاتا ہے، جس سے موجودہ دور کے مسائل میں اسلامی اصولوں کی روشنی میں حل نکالے جاتے ہیں۔

نتائج اور خلاصہ

اس تحقیقی مطالعے سے یہ واضح ہوا کہ قرآن و حدیث کی تحقیق میں صحابہ و تابعین کا کردار نہیاں اہم اور نیاد ساز رہا ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین نے نہ صرف اسلامی علوم کی نیاد رکھی بلکہ تحقیق کے ایسے اصول و ضوابط و ضع کیے جو آج بھی جدید تحقیقی طریقہ کار میں رہنماییں۔ ان کی تحقیق کی مثالیں آج کے محققین کے لیے معابر معیار اور حوالہ جات کا کام دیتی ہیں، جس سے دینی علوم کی صحت اور وضاحت برقرار رہتی ہے۔ تحقیق کے دوران معلوم ہوا کہ صحابہ و تابعین کی تحقیق میں سند و متن کی جانچ، روایت کی صحت کی تشخیص، اور فقہی مسائل کی تشریع جیسے اصول عصری تحقیق میں بھی کار آمد ثابت ہوتے ہیں۔ جدید محققین ان اصولوں کی نیاد پر قرآن و حدیث کی تفسیر، فقہ، اور تاریخی مطالعہ کو زیادہ مضبوط اور معتبر بناتے ہیں۔ اس کے علاوہ، صحابہ و تابعین کے اقوال اور علمی خدمات کو آج کے عصری مسائل کے حل میں بھی بطور رہنمای استعمال کیا جا رہا ہے، جیسے خواتین کے حقوق، ماحولیاتی تخفیط، اور مالیاتی نظام کی جدید پیچیدگیوں میں اسلامی اصولوں کی تطبیق۔ صحابہ و تابعین کی تحقیق کی مثالیں نہ صرف ماضی کی روشنی میں تحقیق کے معیارات قائم کرتی ہیں بلکہ موجودہ دور کی علمی، فکری، اور سماجی ضرورتوں کے مطابق ان کی تشریع اور اطلاق بھی ضروری اور فائدہ مند ہے۔ اس طرح، اسلامی علوم کی تجدید اور ترقی کے لیے صحابہ و تابعین کی تحقیق کو جدید تحقیقی فریم ورک میں شامل کرنا ناجائز ہے۔ یہ تحقیق اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ قرآن و حدیث کی جدید تحقیق میں صحابہ و تابعین کی علمی خدمات کو بہتر سمجھنا، ان کے اصولوں کو اپنانا، اور ان کی مثالوں کو عصری مسائل کے حل میں بروئے کار لانا تحقیق کی کامیابی کی کنجی ہے۔ اس سے نہ صرف اسلامی علوم کی گہرائی میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ

²⁸ ایف ای پیٹر ز، محمد اور اسلام کی ابتداء (البانی: اسٹیٹ یونیورسٹی آف نیو یارک پر یس، 1994)، 29

مسلمانوں کو عالمی سطح پر علمی و دینی اعتبار سے بھی مضبوطی حاصل ہوتی ہے۔

سفارشات

1. صحابہ و تابعین کی تحقیق کے اصولوں کو جدید تعلیمی نصاب میں شامل کیا جائے تاکہ طلبہ کو تحقیق کی بنیادی قواعد اور دینی علوم کی صحت سے روشناس کر دیا جاسکے۔
2. قرآن و حدیث کی تحقیق میں سنہ متن کی جانچ کے معیاری طریقہ کار کو جدید تحقیقی تکنیک کے ساتھ مربوط کیا جائے تاکہ روایات کی صحت اور دینی دستاویزات کی مستند تشریع ممکن ہو سکے۔
3. صحابہ و تابعین کے اقوال اور علمی خدمات کو عصری فکری اور سماجی مسائل کے حل میں موثر طور پر استعمال کیا جائے، خاص طور پر خواتین کے حقوق، ماحولیاتی تحفظ، اور مالیاتی نظام جیسے موضوعات میں۔
4. اسلامی تحقیقاتی اداروں میں صحابہ و تابعین کی تحقیق پر مخصوص تحقیقاتی پروجیکٹس اور رکشاپس کا انعقاد کیا جائے تاکہ ان کی علمی خدمات کو جدید تحقیق میں بہتر انداز میں شامل کیا جاسکے۔
5. عصری محققین کو چاہیے کہ وہ صحابہ و تابعین کی تحقیق کے طریقوں کو اپنے تحقیقی کاموں میں اپنائیں تاکہ اسلامی علوم کی تحقیق میں معیار اور شفافیت بڑھائی جاسکے۔
6. اسلامی علوم کے شعبے میں میں الاقوامی تحقیقی تعاون کو فروغ دیا جائے تاکہ صحابہ و تابعین کی علمی میراث کو عالمی سطح پر بہتر طور پر سمجھا اور فروغ دیا جاسکے۔
7. عوامی سطح پر قرآن و حدیث کی تحقیق میں صحابہ و تابعین کے کردار کے بارے میں آگاہی مہمات چلانی جائیں تاکہ دینی علوم کی اہمیت اور تحقیق کے بنیادی اصول عوام تک پہنچ سکیں۔

حوالہ جات

1. ابن حجر العسقلانی، نکات فی علم الرجال (قاهرہ: المکتبہ التجاریہ، 1952)
2. ابن حجر عسقلانی، فتح الباری (بیروت: دارالکتب العلمیہ، 1997)
3. ابن عباس، تفسیر الطبری، مترجم، فرانزروز ینتھل (لیڈن: برل، 1987)
4. امام مالک، الموطہ (پڑھنا: گارنیٹ پبلیشگ، 1999)
5. انگلیکانیوور تھ، کلام، شاعری، اور ایک کمیونٹی کی تشکیل (آکسفورڈ: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 2014)
6. ایف ای پیٹرز، محمد اور اسلام کی ابتداء (البانی: اسٹیٹ یونیورسٹی آف نیویارک پریس، 1994)
7. جونا تھن براؤن، حدیث: قرون وسطی اور جدید دنیا میں محمد کی میراث (آکسفورڈ: ون ورلڈ، 2009)
8. الذہبی، سیار اعلام النبلاء، (بیروت: دارالکتب العلمیہ، 1993)

-
9. رضا شاہ کاظمی، جسٹس اینڈر یکیبر نس (اکسفورڈ: دنور لائبریری کیشن، 2006)
10. اشافعی، الرسالہ فی اصول الفتنہ (اسلام آباد: IIIT، 2006)
11. شر مین اے جیکسن، اسلامی قانون اور ریاست (نیو یارک: برل، 2010)
12. الطبری، جامع البیان عن تاویل القرآن (لیندن: برل، 1987)
13. عائشہ بیوی، حضرت عائشہ کی خوبیاں (لندن: میا-ہاپبلشرز، 1994)
14. عبد اللہ سعید، قرآن کی تفسیر: ایک عصری نقطہ نظر کی طرف (لندن: روٹلینج، 2006)
15. علی ابن ابی طالب، نجح البلاغہ (لاہور: قصین پبلی کیشن، 1981)
16. فضل الرحمن، اسلام (شکا گو: یونیورسٹی آف شکا گوپریس، 1979)
17. فضل الرحمن، اسلام اور جدیدیت: ایک فکری روایت کی تبدیلی (شکا گو: یونیورسٹی آف شکا گوپریس، 1982)
18. فضل الرحمن، تاریخ میں اسلامی طریقہ کار (شکا گو: یونیورسٹی آف شکا گوپریس، 1994)
19. محمد ابوزہرہ، اسلام میں فقیہ کا نظریہ (لیندن: برل، 1961)
20. محمد حمید اللہ، اسلام کا تعارف (لاہور: ش محمد اشرف، 1968)
21. محمد مصطفیٰ الاعظمی، حدیث کے طریقہ کار اور ادب میں مطالعہ (کیمبرج: اسلامک ٹیکنیکس سوسائٹی، 1977)
22. ناصر الدین البانی، سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ، (ریاض: دارالاسلام، 1998)
23. واکل بی حلق، اسلامی قانون کی ابتداء اور ارتقاء (کیمبرج: کیمبرج یونیورسٹی پریس، 2005)

Bibliography

1. Ibn Ḥajar al-‘Asqalānī. (1952). *Nuqat fī ‘ilm al-rijāl*. Cairo: al-Maktabah al-Tijariyyah.
2. Ibn Ḥajar al-‘Asqalānī. (1997). *Fath al-bārī*. Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyyah.
3. Ibn ‘Abbās. (1987). *Tafsīr al-Ṭabarī* (F. Rosenthal, Trans.). Leiden: Brill.
4. Mālik ibn Anas. (1999). *Al-Muwaṭṭa’*. Reading: Garnet Publishing.
5. Neuwirth, A. (2014). *Scripture, poetry, and the making of a community*. Oxford: Oxford University Press.
6. Peters, F. E. (1994). *Muhammad and the origins of Islam*. Albany: State University of New York Press.
7. Brown, J. (2009). *Hadith: Muhammad’s legacy in the medieval and modern world*. Oxford: Oneworld.
8. Al-Dhahabī. (1993). *Siyar a‘lām al-nubalā’*. Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyyah.
9. Kazmi, R. S. (2006). *Justice and remembrance*. Oxford: Oneworld Publications.
10. Al-Shāfi‘ī. (2006). *Al-Risālah fī uṣūl al-fiqh*. Islamabad: IIIT.
11. Jackson, S. A. (2010). *Islamic law and the state*. New York: Brill.
12. Al-Ṭabarī. (1987). *Jāmi‘ al-bayān ‘an ta’wīl al-Qur’ān*. Leiden: Brill.
13. Bewley, A. (1994). *The virtues of Ā’ishah*. London: Ta-Ha Publishers.
14. Saeed, A. (2006). *Interpreting the Qur’ān: Towards a contemporary approach*. London: Routledge.
15. ‘Alī ibn Abī Ṭālib. (1981). *Nahj al-balāghah*. Lahore: Qasīn Publications.
16. Rahman, F. (1979). *Islam*. Chicago: University of Chicago Press.
17. Rahman, F. (1982). *Islam and modernity: Transformation of an intellectual tradition*. Chicago: University of Chicago Press.
18. Rahman, F. (1994). *Islamic methodology in history*. Chicago: University of Chicago Press.
19. Abū Zahrah, M. (1961). *The concept of the jurist in Islam*. Leiden: Brill.
20. Ḥamīdullāh, M. (1968). *Introduction to Islam*. Lahore: Sh. Muhammad Ashraf.
21. Al-A‘zamī, M. M. (1977). *Studies in early hadith literature: Methodology and literature*. Cambridge: Islamic Texts Society.
22. Al-Albānī, N. (1998). *Silsilat al-ahādīth al-ṣahīḥah*. Riyadh: Dār al-Salām.
23. Hallaq, W. B. (2005). *The origins and evolution of Islamic law*. Cambridge: Cambridge University Press.